شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے اسلامی تاریخ پر اثرات

اکسٹھ ہجری میں صحرائے کربلا میں بپا ہونے والا بظاہر مختصر سا معرکہ گرچہ عاشورہ کے دن اختتام پذیر ہو گیا لیکن اپنے پیچھے نہایت ہی حیران کن اثرات چھوڑ گیا۔ اس مختصر سے معرکہ نے تاریخ کا دھارا ہی موڑ دیا۔ نہایت کم فہم و نادان ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت حسین علیہ السلام نے کربلا میں بے وجہ جان گنوادی اس سے امت کو کچھ نہ ملا۔

یاد رہے:

- نام نہاد مسلمان حکمرانوں کے خلاف جتنی بھی تحریکیں چلی ہیں۔ ان میں روح سیدنا حسین علیہ السلام کے خونِ شہادت نے ہی ڈالی ہے۔ جابر حکمرانوں کے خلاف اٹھنے

والی تحریکوں کی رگوں میں خون تاجدارِ کربلاعلیہ السلام ہی کا دوڑتا رہا۔

- جب بھی اہلِ حق نے اپنی بے سر وسامانی اور حکمران طبقے کی طاقت و تسلط کو دیکھا، تو نظر قافلہ حسینی کی بے سر و سامانی کی طرف ہی اٹھی۔جب بے سر و سامانی نے پاؤں کی زنجیر بننا چاہاتو صحرائے کربلا نے صدالگائی کہ اگرآج تم بے سر و ساماں ہو تو کیا ہوا،زہرا علیہا السلام کا لعل بھی بے سر وسامانی کے عالم میں طاغوت سے ٹکرایا تھا۔
- اگراس خیال نے پریشان کرنا چاہاکہ ہماری شہادت کے بعد ہمارے اہل و عیال پر کیا گزرے گی تو دور سے صحرائے کربلا کی آواز آئی ! ایسے خیالات ابنِ حیدر کے دل میں بھی آئے تھے لیکن انھوں نے اہل و عیال کو

سپردِ خدا کرتے ہوئے مقتل کی طرف قدم بڑھا دیئے تھے۔

- اگر ضمیر خرید نے کی کوشش کی گئی تو سلطانِ کربلا کی خود داری نے استقلال بخشا۔
- اگر شیطان نے پھسلانا چاہا کہ حکمرانانِ وقت مسلمان ہیں ان کے خلاف کیوں اٹھتے ہو؟ تو تاریخِ کربلا کے خون آلود اوراق نے جواب دیا! کہ یزید بھی مسلمان ہونے کا دعوے دار تھا۔